مدینۃ المسیح

لاہور ۱۴ ماہ صلح - دس بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اچھی ہے - نیز یہ کہ ابھی ابھی بذریعہ فون حضور کو ہسپتال سے اطلاع ملی ہے - کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی حالت تسلی بخش ہے - اور اس وقت دوائی کے زیر اثر سو رہی ہیں مفصل اطلاع صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو -

قادیان ۱۴ ماہ صلح - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور سر درد کی تکلیف ہے - نیز کھانسی اور نزلہ بڑھ گیا ہے - صحت و عافیت کے لئے دعا کی جائے ——— مرزا احمد شفیع صاحب

جلد ۳۲ | ۱۶ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۱۶ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۴

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام پر اعتراضات کے جوابات

۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ میں جناب مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جو تقریر کی اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے:

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ○ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (سورہ صف ع)

احباب کرام! اس وقت مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر مخالفین کے بعض اعتراضات کا جواب دینا ہے - جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے - ان میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر مخالفین کی طرف سے اعتراضات کئے جائیں گے - اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام ہی اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام بالعموم انبیاء کے طریق پر ہے - متکلمین کا پرانا طریق پیچ در پیچ تھا جس سے دلوں میں طمانیت اور وجدانی کیفیت پیدا نہیں ہوتی تھی - مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی غرض دلائل کے ذریعہ قلوب انسانی میں طمانیت اور سکون پیدا کرنا ہے - نہ کہ محض مخاطب کو ساکت اور لاجواب کر دینا -

پچھلے دنوں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بعض رسائل علم کلام مرزا قابل مصنف تحریر کئے ہیں - جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر حملہ کرتے ہوئے آپکو ناقابل مصنف دکھانا چاہتے ہیں - میں وقت کے لحاظ سے اس جگہ ان کے بعض اعتراضات کے جوابات بیان کرونگا - جن سے جہاں آپ صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی رفعت شان معلوم کر سکیں گے - وہاں آپ کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات اور ان کے علم کلام کی حیثیت بھی معلوم ہو جائے گی - مولوی ثناء اللہ صاحب نے سب سے پہلے براہین احمدیہ کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے - حالانکہ یہ وہ کتاب ہے - جس کی تعریف میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہلحدیث کے ایڈووکیٹ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے روحانی باپ لکھتے ہیں: -

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے - جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی - لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً اس کا مؤلف اسلام کی مالی، جانی، قلمی، لسانی، حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے - جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے - ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم ایک ایسی کتاب بتا دے - جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ سماج و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶)

الہامی کتاب دعویٰ اور دلائل خود پیش کرے کا اصل

حضرات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی ہے - جس میں ایک یہ اصل بھی پیش کیا ہے کہ اہل مذاہب اپنی اپنی الہامی کتاب سے ہر دعویٰ اور اس کے دلائل پیش کریں مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اصول کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے - کہ الہامی کتاب وہی ہوتی ہے - جو خود ہی اپنا دعویٰ بیان کرے اور خود ہی دلائل دے - اپنے الفاظ میں یہ اصول پیش کرنے کے بعد مولوی صاحب لکھتے ہیں - ہم کئی مرتبہ بتا چکے ہیں - کہ اس اصول کے موجد علامہ ابن رشد اندلسی ہیں - انکی کتاب فلسفہ ابن رشد میں اس کا ثبوت ملتا ہے - (ناقابل مصنف صـ۱۵)

پھر دوسری بات وہ یہ لکھتے ہیں - کہ یہ دلیل منقوض ہے کیونکہ آپ (حضرت مسیح موعودؑ) سابقہ الہامی کتب کو مانتے ہیں - حالانکہ ان میں یہ وصف نہیں پایا جاتا - پھر لکھتے ہیں - یہ بات مرزا صاحب کو بھی مسلم ہے چنانچہ آپ کتب سابقہ کو ناقص سمجھتے ہیں - ملاحظہ ہو براہین کا حاشیہ $\frac{109}{11}$ - اس لئے قرآن مجید کو بھی اس وصف سے موصوف مانتے ہیں - اس اصول کو قرآن مجید کی فضیلت یا خصوصیت میں بیان کرتے تو اچھا ہوتا ..... ایسا کہنے سے نقض احتمالی وارد نہ ہوتا (ناقابل مصنف صـ۱۷)

اب اس کا جواب سنئے - مولوی صاحب کے اعتراض کی پہلی شق کا جواب یہ ہے - کہ علامہ ابن رشد کو اس اصول کا دریافت کنندہ قرار دینا مولوی صاحب کی صریح غلطی ہے - کیونکہ ابن رشد کا جو حوالہ اس اصول کے ثبوت میں مولوی صاحب نے اپنے رسالہ علم کلام مرزا صـ۲۵ پر پیش کیا ہے وہ ان الفاظ میں ہے: -

لیظھر من غیر آیۃ من کتاب اللہ انہ دعا الناس فیھا الی التصدیق بوجود الباری بادلۃ عقلیۃ منصوص علیھا مثل قولہ تبارک وتعالیٰ یایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم الآیہ ومثل قولہ تعالیٰ افی اللہ شک فاطر السموات و الارض من الآیات (فلسفہ ابن رشد مطبوعہ مصر صـ۲۵)

اس تحریر میں علامہ ابن رشد نے صرف یہ بات بیان کی ہے کہ بہت سی آیات قرآنیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی ہستی کے ثبوت میں دلائل عقلیہ پیش کرکے اپنی ہستی کی تصدیق کی دعوت دی ہے - اس میں یہ امر تو ہرگز مذکور نہیں - کہ قرآن مجید ہر دعویٰ پر دلائل پیش کرتا ہے - پس جماعت احمدیہ کو بجا طور پر یہ فخر حاصل ہے کہ اس اصول کو جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس میں آپ امت محمدیہ میں منفرد ہیں -

اعتراض کی دوسری شق کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیشکردہ اصول کو غلط رنگ میں بیان کرکے اس پر اعتراض کی عمارت کھڑی کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اصول کامل الہامی کتاب کے لئے پیش کیا ہے - اور غرض آپ کی اس سے یہی ہے کہ دیگر الہامی کتابوں کے مقابلہ میں قرآن مجید کی فضیلت اور خصوصیت اور (؟) ثابت کریں - قرآن مجید کی اس خصوصیت کو اصولی رنگ میں پیش کرنے کی وجہ اس زمانہ میں یہ تھی - کہ مخالف مذاہب کے ماننے والے اپنی اپنی الہامی کتب کو عالمگیر اور کامل قرار دے رہے تھے - اس لئے ضروری تھا کہ اس امر کو آپ اصولی رنگ میں پیش فرماتے -

ایڈیٹر - غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا -

خدا تعالیٰ کے فضل سے سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا اپریشن کامیاب ہو گیا

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسکے نتائج ہر جہت سے اچھے پیدا کرے

لاہور ۱۴ ماہ صلح - آج ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی - کہ الحمد للہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا اپریشن کامیاب ہو گیا - اپریشن قریباً پونے دس بجے شروع ہوا - اور ایک گھنٹہ پانچ منٹ تک جاری رہا - یہ سارا عرصہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہسپتال میں موجود رہے - اور دعا فرماتے رہے - سوا گیارہ بجے کے قریب سیدہ موصوفہ کو ہوش آنا شروع ہو گیا تھا - کرنل ہیز پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے اپریشن کیا - جن کے ساتھ بعض دوسرے مددگار بھی شریک تھے -

دوسرا فون ایک بجے کے قریب موصول ہوا - کہ سیدہ موصوفہ کو ہوش آ گیا ہے - اور حالت خدا کے فضل سے تسلی بخش ہے - اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جمعہ کی تیاری کے لئے ہسپتال سے واپس تشریف لے آئے ہیں - یہ اطلاع بھی ملی ہے - کہ ٹیومر کے اپریشن کے علاوہ کرنل ہیز نے اپنڈکس کا اپریشن بھی کیا ہے - احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے خصوصیت سے دعا جاری رکھیں -

قادیان ۱۴ ماہ صلح سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے اپریشن کے پیش نظر آج صبح نو بجے مقامی جماعت قادیان کے کثیر التعداد دوست مسجد اقصیٰ میں دعا کی غرض سے جمع ہوئے - اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تمام مجمع سمیت بہت لمبی دعا فرمائی - جو قریباً ۹½ بجے سے لے کر ۱۰½ بجے تک جاری رہی - دعا میں بہت سی احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں - سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے اس نازک اپریشن میں کامیابی عطا فرمائی - دعا ہے - کہ اب اللہ تعالیٰ اس کے نتائج بھی ہر جہت سے اچھے پیدا کرے -

---

کہ کامل الہامی کتاب کو ہر دعوے اور اس کے دلائل خود پیش کرنے چاہئیں - نہ یہ کہ دعوے تو وہ خود پیش کرے - اور دلائل میں زید و بکر کی وکالت کی محتاج ہو - چنانچہ حضور جنگ مقدس کے مباحثہ میں جو پادری عبد اللہ آتھم سے ہوا تحریر فرماتے ہیں -

"یہ بھی لکھا گیا تھا - کہ ہر ایک دلیل یعنی دلیل عقلی اور دعوے جس کی تائید میں وہ دلیل پیش کی جائے - اپنی اپنی کتاب کے حوالہ اور بیان سے دیا جائے - میرا اس میں مدعا یہ تھا - کہ ہر ایک کتاب کی اس طور سے آزمائش ہو جائے - کہ ان میں یہ قوت اعجازی پائی جاتی ہے یا نہیں ..... اس سلسلہ کے ذریعہ بہت جلد سمجھ آ جائیگی - کہ خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور کامل اور زندہ کلام کونسا ہے - سو میرا مطلب یہ تھا کہ جس کتاب کی نسبت یہ دعوے کیا جاتا ہے - کہ فی حد ذاتہ کامل ہے - اور تمام مراتب ثبوت کے وہ آپ پیش کرتی ہے تو پھر اسی کتاب کا فرض ہوگا - کہ اپنے اثبات دعاوی کے لئے دلائل معقول بھی آپ ہی پیش کرے - نہ یہ کہ کتاب پیش کرنے سے بالکل عاجز و ساکت ہو - اور کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو کر اس کی حمایت کرے - اور ہر ایک منصف بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے - کہ اگر اس طریق کا التزام فریقین اختیار کریں - تو احقاق حق اور ابطال باطل بہت سہولیت سے ہو سکتا ہے - میں امید رکھتا ہوں - کہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب جو پہلے سے یہ دعوے رکھتے ہیں - کہ انجیل درحقیقت ایک کامل کتاب ہے - وہ اس دعوے کے ساتھ ضرور اس بات کو مانتے ہوں گے - کہ انجیل اپنے دعاوی کو معقولی طور پر آپ پیش کرتی ہے -

(جنگ مقدس صفحہ ۱۲)

نیز تحریر فرماتے ہیں -

"بلکہ چاہئے کہ جس کتاب نے اپنے کامل ہونے کا دعوے کیا ہے - وہ دعوے بھی بتصریح ثابت کر دیا جائے - اور پھر وہی کتاب اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے معقولی دلائل پیش کرے - اور اس طور کے التزام سے جو کتاب آخر پر غالب ثابت ہوگی - اس کا یہ اعجاز ثابت ہوگا -" جنگ مقدس صفحہ ۱۴

پھر فرماتے ہیں -

"سو اب امید ہے کہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب ہمارے اس سوال کا منشاء سمجھ گئے ہونگے - تو چاہیئے - کہ اس منشاء کے مطابق انجیل کی قوت و طاقت سے ایسے دلائل پیش کئے جائیں - نہ اپنی طرف سے - اور جو شخص ہم فریقین میں سے اپنی طرف سے کوئی معقول دلیل یا کوئی دعوے پیش کریگا تو ایسا پیش کرنا اس کا اس بات پر نشان ہوگا کہ اسکی وہ کتاب کمزور ہے - اور وہ طاقت اور قوت اپنے اندر نہیں رکھتی - جو کامل کتاب میں ہونی چاہیئے" جنگ مقدس صفحہ ۱۳

ان اقتباسات سے ظاہر ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس امر زیر بحث کو اصولی رنگ میں پیش کیا ہے - اسے کامل الہامی کتاب کا معیار قرار دیا گیا ہے اور اسے اصولی طور پر پیش کرنے کی وجہ یہ تھی - کہ مخالف اپنی الہامی کتب کو کامل قرار دینے کے مدعی تھے - ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غرض اس سے یہی تھی - کہ قرآن مجید کا اس پہلو میں اعجاز ثابت ہو - اور دنیا قرآن مجید کی اس فضیلت خصوصیت سے ایسے طور پر واقف ہو جائے کہ باقی الہامی کتب کا غیر کامل ہونا ان پر کامل طور پر نمایاں ہو جائے - جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اصول کو پیش کیا ہے - اس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اصول پر وہ نقض اجمالی وارد نہیں ہوتا - جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے وارد کرنے کی بے سود کوشش کی ہے

دلیل میں مخالف کا ذکر

ایک اور اعتراض مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ امر منسوب کر کے کیا ہے - کہ کوئی دلیل تمام نہیں ہو سکتی - جب تک فریق مخالف کا نام نہ ذکر کیا جائے - مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں " آپ کا یہ کہنا کہ دلیل میں مخالف کا ذکر ضروری ہوتا ہے - علم مناظرہ اور علم میزان کے صریح خلاف ہے (ناقابل مصنف صفحہ ۱۱-۱۲) پھر صفحہ ۱۱ پر مولوی صاحب یہ بھی لکھتے ہیں - "مرزا صاحب کا یہ بیان عقلی اور نقلی دونوں طور طریق کے خلاف ہے" عقلی طریق کے خلاف ہونے کے لئے وہ لکھتے ہیں - علماء منطق کے نزدیک بہترین دلیل برہان ہے - جو یقینی مقدمات سے مرکب ہوتا ہے - جس کی مثال یہ قیاس ہے - العالم مرکب و کل مرکب حادث نتیجہ العالم حادث اس دلیل کا نتیجہ بالکل صحیح ہے - حالانکہ اسمیں کسی منکر کا ذکر نہیں - (ناقابل مصنف صفحہ ۱۱) پھر نقلی طریق کے خلاف ہونے کے ثبوت میں مولوی صاحب لکھتے ہیں

" قرآن شریف نے دہریوں کے رد میں بہت سے دلائل دیئے ہیں - جو حقیقۃً براہین قطعیہ ہیں مگر ان میں دہریوں کا نام تک نہیں - پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہ اصول علم کلام عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے

حضرات مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اعتراض کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کو قرار دیا ہے - جسکو اس جگہ پیش کر دینے سے آپ نہایت آسانی سے مولوی صاحب کے اعتراض کی سطحیت اور ان کے علم کلام کی حیثیت کا اندازہ لگا سکیں گے - مولوی صاحب نے ناقابل مصنف کے صفحہ ۱۱ پر وہ اقتباس ان الفاظ میں خود بھی درج کیا ہے -

"کامل تحقیقات اور باستیفاء بیان کرنا جمیع اصول حقہ اور ادلہ کاملہ کا اسی پر موقوف ہے - کہ ان سب ارباب مذاہب کا جو برخلاف اصول حقہ مسکہ ہیں اور اختلاف رکھتے ہیں غلطی پر ہونا دکھلایا جاوے - پس اس جہت سے ان کا ذکر کرنا اور ان کے شکوک کو رفع دفع کرنا ضروری اور واجب ہوا - اور خود ظاہر ہے - کہ کوئی ثبوت بغیر رفع کرانے عذرات فریق ثانی کے کماحقہ اپنی صداقت کو نہیں پہنچتا - مثلاً جب ہم اثبات وجود صانع عالم کی بحث کریں - تو تکمیل اس بحث کی اس بات پر موقوف ہوگی - جو دہریہ یعنی منکرین وجود خالق کائنات کے ظنون فاسدہ کو دور کیا جائے - (براہین احمدیہ صفحہ ۸۳)

اس اقتباس کا مفہوم مولوی ثناء اللہ صاحب یہ اخذ کرتے ہیں - کہ کوئی دلیل تمام نہیں ہو سکتی - جب تک فریق مخالف کا نام ذکر نہ کیا جائے - اور پھر اس خود ساختہ مفہوم پر اپنے اعتراض کی عمارت کھڑی کر رہے ہیں - حالانکہ اس اقتباس میں کوئی دلیل کا ذکر نہیں - بلکہ کامل تحقیقات اور باستیفاء بیان کرنے جمیع اصول حقہ اور ادلہ کاملہ کا ذکر ہے - اور کامل تحقیقات اور تکمیل بحث کو اس امر پر موقوف قرار دیا گیا ہے - کہ سب ارباب مذاہب کے ظنون فاسدہ کو بھی دور کیا جائے - یعنی ہمارے دلائل پر جو جو اعتراض انہیں پیدا ہوں یا پیدا ہو سکتے ہوں - ان کا بھی جواب دیا جائے - تا انہیں ہمارے دلائل کے متعلق پوری تسلی اور اطمینان ہو جائے -

پس اس اقتباس میں ایک دلیل کا ذکر نہیں ہاں تکمیل بحث اور کامل تحقیقات کو ایک اس بات پر موقوف قرار دیا گیا ہے -

کہ مخالف ارباب مذاہب کے ظنون فاسدہ کے دور کرنے کا بھی اس میں سامان ہو۔ اس امر کو سب احباب جانتے ہیں۔ کہ تکمیل بحث اور کامل تحقیقات محض کوئی ایک دلیل پیش کرنے سے نہیں ہو جاتی۔ بلکہ بحث میں کئی دلائل پیش کرنے پڑتے ہیں۔ اور مخالفین کو جوابات دینے پڑتے ہیں۔ تب وہ بحث تکمیل پاتی ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی مغالطہ دہی ملاحظہ ہو۔ کہ کامل تحقیقات اور باستشنا بیان کرنے جمیع اصول حقہ اور ادلہ کاملہ کا مفہوم ایک دلیل قرار دے رہے ہیں۔ اور اس ایک دلیل میں مخالف کا نام ذکر کرنے کو ضروری قرار دے کر اسے میزان ومنطق اور عقلی طریق کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ بے شک العالم مرکبٌ وکل مرکبٌ حادث۔ حدوث عالم کی ایک حد تک یقینی برہان ہے۔ مگر اس ایک دلیل پیش کرنے سے مخالف کے تمام اوہام اور ظنون فاسدہ تو دور نہیں ہو جاتے۔ خصوصاً ان فلسفیوں کے جو ایک غیر مرکب عالم کے بھی قائل ہیں۔ جیسا کہ آریہ سماجی روح اور مادہ کو حالت اولیٰ میں غیر مرکب مانتے ہیں۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ مسلم ہے کہ آریہ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ تاقابل مصنف کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں۔

”اگرچہ آریہ لوگ روح ومادہ کو قدیم مانتے ہیں۔ مگر ان سے مرکب چیز کو قدیم نہیں کہتے“

پس مولوی ثناء اللہ صاحب کی یہ ایک ہی یقینی برہان اس وقت تک آریوں کو یقین نہیں دلا سکتی۔ جب تک روح ومادہ کی قدامت کے متعلق ان کے ظنون فاسدہ کو دور نہ کیا جائے۔ پس جب حدوث عالم کی بحث ہو تو یہ بحث تبھی کامل تحقیقات کہلا سکتی ہے۔ اور اسے تبھی مکمل بحث کا نام دیا جا سکتا ہے جبکہ آریوں کے ظنون فاسدہ کو بھی دور کیا جائے۔ چنانچہ مولوی شبلی صاحب اسی قسم کی ایک منطقی دلیل کو ناکافی قرار دیتے ہوئے اپنی کتاب علم الکلام جلد ۲ صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں۔

غرض جو چیز حادث ہے۔ وہ صرف صورت ہے۔ (مادہ صورت بدلتا رہتا ہے) اصل مادہ کے حادث ہونے پر نہ کوئی تجربہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ نہ کوئی استدلال قائم کیا جا سکتا ہے۔ اسی بناء پر عالم کو حادث کہنا صورت کے اعتبار سے صحیح ہے۔ لیکن مادہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ اور جب عالم کا حدوث ثابت نہیں۔ تو استدلال بھی صحیح نہیں۔

یہ ہے کیفیت اس قسم کے منطقی دلائل کی مولوی شبلی صاحب کے نزدیک۔ گو مولوی شبلی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مادہ کے حدوث پر کوئی استدلال قائم نہیں کیا جا سکتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم الکلام کا کمال ملاحظہ ہو۔ کہ آپ قرآن مجید سے ہی حدوث مادہ کی ایک دلیل اخذ کر کے پیش فرماتے ہیں۔ جو یقینی اور قطعی دلیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ الا یعلم من خلق۔ کہ جو شخص کوئی چیز بناتا ہے۔ اسے اس کا کامل علم بھی ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پرمیشر کو روح اور مادہ کا کامل علم ہے۔ یا نہیں اگر آریہ کہیں کامل علم ہے۔ تو پرمیشر کو روح ومادہ کے خلق پر قادر ماننا پڑے گا۔ ورنہ بصورت دیگر خدا تعالےٰ کو ناقص العلم ماننا پڑے گا۔

حضرات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ آپ دلائل کو ایسے سادہ اور عام فہم طریق سے پیش فرماتے ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی مخالفین کے ظنون فاسدہ کو دلائل سے رد کرتے جاتے ہیں۔ جس سے دلوں میں ایک سکون اور طمانیت کی کیفیت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور عام متکلمین کی طرح آپ کا یہ طریق نہیں۔ کہ ایک دلیل پیش کر دی۔ اور اسے مخالف کی تسلی کے لئے کافی خیال کر لیں۔ اور اس کے ظنون فاسدہ کو دور کرنے کی طرف کوئی توجہ ضروری نہ سمجھتے ہوں۔ بحث میں یہ طریق ان لوگوں کا تو ہو سکتا ہے۔ جن کے مدنظر محض مخاطب کو خاموش یا لاجواب کرنا ہوتا ہے مگر ان لوگوں کا طریق یہ نہیں ہو سکتا۔ جو دلوں میں اطمینان کی وجدانی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی شبلی صاحب کو یہی شکوہ پرانے متکلمین سے ہے۔ وہ اپنی کتاب علم الکلام جلد ۲ صفحہ ۶ پر جدید علم کلام کی ضرورت بتانے کے لئے لکھتے ہیں۔

”سب سے بڑی ضروری چیز یہ ہے۔ کہ دلائل اور براہین ایسے صاف اور سادہ پیرایہ میں بیان کئے جائیں۔ کہ سریع الفہم ہونے کے ساتھ دل میں اتر جائیں۔ قدیم طریقہ میں پیچ در پیچ مقدمات منطقی اصطلاحات اور نہایت دقیق خیالات سے کام لیا جاتا تھا۔ اس طریقہ سے مخالف مرعوب ہو کر چپ ہو جاتا تھا۔ لیکن اس کے دل میں یقین اور وجدان کی کیفیت نہیں پیدا ہوتی تھی۔“

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اسے پرکھنے کے لئے اپنے قدیم علم کلام کو معیار بنانا چاہتے ہیں۔ جس سے مولوی شبلی صاحب بھی نالاں ہیں۔ حضرات آپ سب صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کا شکار ہیں۔ اور احمدیوں کا ہر فرد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی رفعت اور علو مرتبت کا شاہد ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام نئے سے نئے شاہد پیدا کر کے آپ کے علم کلام کے غلبہ کی شہادت پیش نہیں کرتا۔

حضرات آپ سن چکے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بحث میں مخالف کے ذکر کو نقلی طریق کے بھی خلاف قرار دیا ہے۔ مگر اس کے خلاف قرآن مجید میں ہم یہ پاتے ہیں کہ اس میں یہود ونصاریٰ وغیرہ کا نام لے کر بھی ان کے عقائد کا رد کیا گیا ہے۔ مثلاً نصاریٰ کا ذکر کر کے تثلیث کا رد کیا گیا ہے۔ اور یہود ونصاریٰ کا اکٹھا ذکر کر کے مسیح اور عزیر کے ابن اللہ ہونے کے عقیدہ کا ابطال کیا گیا ہے۔ پس یہ ہے علم کلام مولوی ثناء اللہ صاحب کا کہ انہیں بحث میں مخالف کا ذکر کرنا خلاف قرآن دکھائی دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے خدام پر لطف و کرم کی ایک ادنیٰ مثال

چھیڑتا ہوں عندلیب خوشنوا کا ذکر خیر
تا دماغوں کو کراؤں گلشن احمد کی سیر

آہ وہ نغمات الفت کی مسلسل بارشیں
ہر نظر میں وہ حقیقی عشق کی کیفیتیں

آنکھ کی اک ادنےٰ جنبش پر ہزاروں دل نثار
اور پھر خدام کی خاطر وہ آقا بے قرار

جب تھے میکش بزم ساقی میں نہایت بار یاب
جب نہ تھی پینے پلانے میں کوئی قید حساب

وہ مجالس وہ نوائیں وہ ترانے اور تھے
جب فلک سے حسن برستا تھا زمانے اور تھے

مفتی صادق بیان کرتے ہیں اپنی داستاں
”ایک دن میں از رہ دیدار آیا قادیاں“

اس سفر میں میری بوڑھی والدہ بھی ساتھ تھیں
ہو چکا تھا جن کو حضرت کی صداقت کا یقیں

آپ دل میں اک نہایت نیک نیت لائی تھیں
یعنی پھیرے سے فقط بیعت کی خاطر آئی تھیں

روئے احمد دیکھ کر دل کو سکوں حاصل ہوا
اور پہلے سے بھی حضرت پر یقیں کامل ہوا

دیر تک ہم مہدی موعود کو دیکھا کئے
ہاں بہت ہی دیر تک اس نور کو تکتے رہے

آخرش وقت رحیل کارواں بھی آ گیا
اور ہمیں ناچار حضرت سے جدا ہونا پڑا

وقت رخصت حضرت اقدس ہمارے ساتھ تھے
خادموں کے ساتھ پیدل دور تک تشریف لائے

اور کچھ کھانا بھی منگوایا ہمارے واسطے
تا سفر میں بھوک سے دوچار نہ ہونا پڑے

مہتمم لنگر سے لیکن ایک کوتاہی ہوئی
اس نے روٹی ویسے ہی بس ننگی منگی بھیجدی

حضرت اقدس نے جب ڈالی اچٹتی سی نظر
روٹی ملے کے باندھ دی اپنا عمامہ پھاڑ کر

ہائے یہ شفقت۔ یہ الفت۔ یہ محبت یہ پیار
کیوں نہ دل قربان ہونے کے لئے ہوں بیقرار

آ ادھر اے موشگاف اور اک کی آنکھیں تو کھول
ان گہر ہائے کرم کو عدل کے کانٹوں میں تول

کیا یہ آب و تاب میں بالکل وہی موتی نہیں
اس سے پہلے جو نظر آئے تھے بطحا میں کہیں

[illegible]

جنوبی افریقہ کے احمدیوں کی مشکلات

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج سیرالیون اگرچہ بذریعہ اطلاع دے چکے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا سے بہت کچھ مشکلات دور ہو گئی ہیں لیکن ذیل میں ان کا خط جو ۱۳ اکتوبر کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ کہ پیش آمدہ مشکلات کا کسی قدر اندازہ لگایا جا سکے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

ایام زیر رپورٹ میں الفا ابراہیم ذکی صاحب افریقن مبلغ کی طرف سے تار ملا۔ کہ علاقہ کینیما کے رؤساء اور پیراماؤنٹ چیف نے دو گاؤں میں نماز عید غیر احمدیوں سے علیحدہ ادا کرنے کی وجہ سے احمدیوں کو ۶ پونڈ جرمانہ کیا ہے۔ اسی ۹ اکتوبر کو برادرم مولوی محمد صدیق صاحب کو کینیما بھیجا گیا۔ اس ریاست میں ایک سال سے ہمارے احباب کو اپنے اپنے گاؤں میں مساجد بنانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ اور بھی دوسرے طریقوں سے انہیں تنگ کیا جا رہا ہے۔ میں نے ڈسٹرکٹ کمشنر کینیما کے نام چٹھی بھی لکھی۔ مولوی صاحب ۱۳ دن اسی علاقہ میں ڈسٹرکٹ کمشنر۔ پیراماؤنٹ چیف اور ریاست کے رؤساء سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ آپ کی رپورٹ سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں (۱) پیراماؤنٹ چیف اور دیگر اکابرین احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ (۲) احمدی احباب پر بلاوجہ جو جرمانے کئے جاتے ہیں۔ انہیں وہ فوراً ادا کر دیتے ہیں لیکن پیراماؤنٹ چیف کے پاس اس کی عداوت کی وجہ سے شکایت کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ اس طرح چیف لوگوں کو جرأت ہو جاتی ہے۔ کہ ہمیشہ جرمانے کر کے احمدیوں کا روپیہ ہضم کرتے رہیں۔ احمدی ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس شکایت کرنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ (۳) ڈسٹرکٹ کمشنر نے کہا ہے کہ جن لوگوں پر ظلم یا جرمانہ ہو۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس کے پاس شکایت کریں شکر مبلغ (۴) احمدی لوگ جرمانہ ادا کر رہے ہیں۔ مگر ڈی۔ سی کے پاس شکایت نہیں کرتے۔ فیصلہ یہ ہوا ہے۔ کہ احمدیوں کو علیحدہ نماز کی اجازت مل گئی ہے۔ لیکن جرمانے واپس نہیں ہوئے۔ اور پیراماؤنٹ چیف نے بظاہر مصالحانہ رویہ اختیار کر لیا ہے ہم نے اپنے آدمیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ با قاعدہ پیراماؤنٹ چیف کے پاس جرمانوں کے خلاف اپیل کریں۔ پھر اگر ضرورت ہو تو ڈی۔ سی کے پاس۔

اس کے علاوہ ایک دُور دراز ریاست ٹونگیا کے احمدی احباب کو بھی جرمانہ اور قید کی سزا ان کے پیراماؤنٹ چیف نے دی۔ اور رمضان کے دنوں میں سارا دن انہیں دھوپ میں بٹھایا گیا۔ ۹ ماہ سے ٹونگیا اور کویا کی ریاستوں میں احمدیوں کو دکھ دیا جا رہا ہے۔ میں نے خود دونوں ریاستوں کا دورہ کیا۔ اور چیفوں نے برملا طور پر مجھے کہہ دیا۔ کہ احمدیوں کو ریاست سے نکال دیا جائے گا۔ یہاں بھی احمدی ڈی۔ سی کے پاس شکایت نہیں کرتے۔ اور ہماری شکایتوں اور تاروں کا ڈی۔ سی جواب تک نہیں دیتا احمدی کہتے ہیں کہ اگر ڈی سی کے پاس شکایت کریں۔ تو چیف لوگ جھوٹ بول کر مقدمہ جیت سکتے ہیں۔ اور سینکڑوں جھوٹے گواہ بنا سکتے ہیں۔ اور ڈی۔ سی بھی چیفوں کی بات کا اعتبار کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل سچ ہے۔ کہ چیفوں کی جھوٹی بات بھی حکام کے ہاں سچی تسلیم کی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر ٹونگیا کے احمدی ۳۰ میل پیدل طے کر کے مولوی محمد صدیق صاحب کو کینیما میں ملے۔ مولوی صاحب نے ۲۰ اکتوبر کو مجھے بذریعہ تار اطلاع دی۔ میں نے اسی وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے تار بھیجا۔ اور ایک شخص تار گورنر کو دینے لگا تھا۔ کہ مولوی صاحب کا دوسرا تار مل گیا۔ کہ مزید کارروائی کرنے سے پہلے ان کی رپورٹ کا انتظار کروں۔ کیونکہ کینیما کا جھگڑا تقریباً طے ہو گیا ہے میں نے ڈویژنل کمشنر تو جن کے ماتحت پوجے ہوں کا ڈسٹرکٹ کمشنر ہے سے ملاقات کر کے ڈی۔ سی اور کویا اور ٹونگیا کے چیفوں کے رویہ کا ذکر کیا۔ کمشنر صاحب موصوف کا رویہ نہایت شریفانہ اور ہمدردانہ تھا آپ نے حکم دیا۔ کہ احمدی ٹونگیا و کویا بو میں حاضر ہوں۔ چنانچہ انہیں تار دیا گیا۔ اور ۲۲ کو سب لوگ بو میں پہنچ گئے۔ اور ۲۳ کو کمشنر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے انہیں ڈی۔ سی کے نام چٹھی دے کر پوجے ہوں بھیجدیا۔ ۲۴ کو ایک احمدی ٹونگیا پیدل روانہ ہو گیا۔ تاکہ باقی احمدیوں کو بھی پوجے ہوں میں حاضر کرے۔ اور باقی احباب یہاں سے پیدل روانہ ہو گئے الفا ابراہیم ذکی افریقن مبلغ ان کے ساتھ تھے۔ کیونکہ کویا کے چیف نے ان کو بھی دو روز جیل میں رکھا تھا۔

ایام زیر رپورٹ میں خاکسار روزانہ شہر میں چکر لگا کر انفرادی تبلیغ اور فروخت احمدیہ لٹریچر کرتا رہا۔ اور موجودہ مشکلات اور پریشانیوں کو تبلیغ میں روک نہیں بننے دیا گیا۔

خاکسار نذیر احمد عفی عنہ مبلغ انچارج سیرالیون

انتخاب عہدہ داران کی منظوری کا اعلان

ذیل میں بعض جماعتوں کے عہدیداروں کی منظوری کی فہرست دی جاتی ہے — ناظر اعلیٰ

لائلپور

سیکرٹری تبلیغ — میاں محمد عمر صاحب
آڈیٹر — شیخ عبدالقادر صاحب

بھدرک (اڑیسہ)

پریذیڈنٹ — شیخ عبداللہ صاحب ٹھیکیدار
سیکرٹری تبلیغ — منشی رحمت اللہ خان صاحب
" مال — سید محمد زکریا صاحب ٹیچر این۔ سی۔ ایم۔ ای سکول
" تعلیم و تربیت / اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ — مولوی ہارون الرشید صاحب ملا ساہی۔ بھدرک

فیروز پور

جنرل سیکرٹری / سیکرٹری مال — محمد اسمٰعیل صاحب معتبر

محمود پور (کرنال)

پریذیڈنٹ — میاں نور محمد صاحب
سیکرٹری مال — میاں قاسم علی صاحب
" تبلیغ — میاں نور محمد صاحب
" امور عامہ — میاں محمد سلیمان صاحب
" تعلیم و تربیت — میاں نور محمد صاحب
محصل — غلام قادر صاحب و رحمت اللہ صاحب عفی عنہ

چک ۹۰ شمالی پنیار (سرگودھا)

پریذیڈنٹ — چوہدری اللہ بخش صاحب
سیکرٹری — ایم رحمت اللہ صاحب ٹیچر
امین و امام الصلوٰۃ — مولوی مہر الدین صاحب

حیدر آباد (دکن)

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ — حکیم عبدالصمد صاحب منشی فاضل منشی فاضل

چک ۴۳ ج ب ضلع شاہپور

پریذیڈنٹ — چوہدری فیض احمد صاحب

باندی (ضلع نواب شاہ سندھ)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال — عبدالحمید خان صاحب

سیالکوٹ چھاؤنی

اسسٹنٹ سیکرٹری — چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔ اے
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ — محمد نواز صاحب

میرٹھ

پریذیڈنٹ — مولوی عبدالواحد صاحب بنگلیہ خیر نگر
سیکرٹری امور عامہ — شیخ نصیر الحق صاحب جنرل ہیڈ کوارٹرز
" تعلیم و تربیت — قریشی نثار احمد صاحب " "
محاسب و سیکرٹری تبلیغ — سید ذوالفقار علی صاحب آڈٹ آفس
سیکرٹری مال — حبیب احمد صاحب ٹیلر ماسٹر

چک ۵۶۵ گ ب سیکرٹری تبلیغ — چوہدری محمد دین صاحب نمبردار

وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی مت ہو

فرمایا:۔ "خدا ہی جانتا ہے۔ کہ ہماری آئندہ نسلوں کو اس تحریک کے ماتحت کام کرنے کا کس حد تک موقعہ ملے گا۔ لیکن یہ تو ظاہر ہی ہے۔ کہ ہماری نیت اس روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے۔ جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہو گا۔ اور اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہو گا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالےٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا" ــــ ایسی اہم اور شاندار تحریک میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سال دہم کے وعدہ ۷ فروری تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ یا اپنے اپنے مقام سے ۳۱ جنوری یا یکم فروری کو روانہ ہوں سو ہی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ قبول فرما دیں گے۔ مگر آپ وعدہ

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب نوٹ فرمالیں!

ذیل میں الفضل کے خطبہ نمبر کے جن خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ ان کا چندہ ۲۹ فروری ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ ۵ر فروری تک چندہ ارسال فرماویں۔ اگر کوئی دوست وی پی رکھوانا چاہیں یا پرچہ بند کرانا چاہیں تو وہ پانچ فروری ۱۹۴۴ء تک بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ کیونکہ اس کے بعد وی پی ارسال کردیئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا احباب کا فرض ہوگا۔ الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ ہے۔

(مینجر الفضل)

۲۴۳ - سردار علی صاحب۔
۴۸۱ - ایس ایم حبیب صاحب
۶۴۳ - ولی داد صاحب۔
۶۷۱ - شوکت علی صاحب۔
۶۹۲ - اللہ دتہ صاحب۔
۷۷۴ - اہلیہ صاحبہ حضرت میر ظہور الحسن صاحب۔
۸۲۸ - محمد شمس الدین صاحب
۸۸۴ - مسجد احمدیہ بریلی
۸۸۶ - عبد الغفور صاحب۔
۸۹۴ - سبحان علی صاحب
۱۰۱۹ - خادم حسین صاحب۔
۱۰۴۱ - محمد عبد الرحمن صاحب
۱۰۴۶ - ڈبلیو کے حرمان۔
۱۰۵۰ - غلام احمد صاحب۔
۱۰۵۷ - قمر الدین صاحب۔
۱۰۶۶ - بابو غلام جیلانی صاحب
۱۰۷۴ - شیخ محمد حسین صاحب۔
۱۰۷۷ - روشن الدین صاحب
۱۰۷۸ - عبد القادر صاحب۔
۱۰۹۹ - عطاء الرحمن صاحب۔
۱۱۰۳ - محمد اسماعیل صاحب
۱۱۰۷ - ایم عبد الرشید صاحب
۱۱۵۸ - مرزا رحمت اللہ صاحب
۱۱۸۸ - منشی علی اکبر صاحب۔
۱۱۸۹ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۱۹۵ - محمد مظفر علی صاحب۔
۱۲۱۱ - منشی محمد طفیل صاحب
۱۲۵۶ - خانصاحب میاں محمد گل صاحب
۱۲۶۲ - میر رفیق علی صاحب۔
۱۲۶۵ - چوہدری نور محمد صاحب
۱۳۰۹ - ڈاکٹر محمد امین خانصاحب
۱۳۰۸ - چوہدری علم الدین صاحب
۱۳۱۳ - فضل الٰہی صاحب۔
۱۳۱۶ - میاں اللہ رکھا صاحب
۱۳۱۹ - محمد اقبال صاحب۔
۱۳۲۶ - محمد حیات صاحب۔
۱۳۲۹ - مہر غلام رسول صاحب
۱۳۳۳ - محمد صاحب بی۔اے
۱۳۴۱ - قریشی ضیاء الدین احمد صاحب
۱۳۴۳ - بوٹے خاں صاحب
۱۳۵۶ - سید بشیر احمد صاحب
۱۳۶۱ - احمد خاں رحمان خانصاحب
۱۳۶۵ - اہلیہ صاحبہ مولوی سید بشارت احمد صاحب
۱۳۷۱ - ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۳۷۶ - عبد الرزاق صاحب
۱۵۴۳ - ملک نبی بخش صاحب
۱۵۹۶ - غلام احمد صاحب۔
۱۶۱۲ - وزیر محمد صاحب۔
۱۶۱۵ - سید بشیر احمد شاہ صاحب
۱۷۱۰ - نور محمد صاحب۔
۱۷۱۲ - عطار ربی صاحب
۱۷۳۶ - مرزا افضل بیگ صاحب
۱۷۵۹ - عطار الٰہی صاحب۔
۱۷۶۶ - میاں نبی بخش صاحب
۱۷۷۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۷۹۹ - میاں سراج الحق صاحب
۱۸۳۸ - مرزا منور احمد صاحب
۱۸۵۷ - چوہدری احمد علی خانصاحب
۱۸۷۰ - منشی خداداد خانصاحب
۱۸۷۷ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۹۲۹ - محمد عباس صاحب
۱۹۳۰ - میاں عبد الرحیم صاحب
۱۹۳۲ - امیر حبیب اللہ صاحب
۱۹۳۴ - مرزا محمد حسین صاحب
۱۹۳۵ - میرالہ بخش خانصاحب
۱۹۳۷ - چوہدری غلام حید صاحب
۱۹۳۹ - ضیاء الحق صاحب
۱۹۴۰ - چوہدری قدرت اللہ صاحب
۱۹۴۲ - محمد سلیمان صاحب
۱۹۴۳ - چوہدری محمود احمد صاحب
۱۹۴۴ - ملک احمد حسین صاحب
۱۹۴۷ - ملک بشیر احمد صاحب
۱۹۴۸ - مستری محمد عیسیٰ صاحب
۱۹۵۲ - چوہدری ظفر اللہ خانصاحب
۱۹۵۴ - " خدا بخش صاحب
۱۹۵۶ - عبد القیوم صاحب۔
۱۹۵۷ - شیخ غلام محمد صاحب
۱۹۶۱ - رحمت اللہ صاحب
۱۹۶۳ - فقیر محمد صاحب
۱۹۶۴ - غلام محمد خانصاحب
۱۹۶۵ - چوہدری رحمت علی صاحب
۱۹۶۶ - " محمد حسین صاحب
۱۹۶۷ - " محمد نواز صاحب
۱۹۶۸ - بخانہ حاجی محمد صاحب
۱۹۶۹ - چوہدری محمد شریف صاحب
۱۹۷۰ - " مختار احمد صاحب
۱۹۷۱ - سید ولایت شاہ صاحب
۱۹۷۴ - چوہدری فتح الدین صاحب
۱۹۷۸ - نذیر احمد صاحب
۱۹۷۹ - سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ
۱۹۸۰ - میاں فضل محمد صاحب
۱۹۸۱ - لفٹیننٹ محمد اسلم صاحب
۱۹۸۲ - ماسٹر محمد شفیع صاحب
۱۹۸۶ - محمد حیات صاحب۔
۱۹۸۷ - فتح محمد خان صاحب
۱۹۸۸ - چوہدری علی محمد صاحب
۱۹۸۹ - " کریم بخش صاحب
۱۹۹۲ - " غلام حیدر صاحب
۱۹۹۶ - ایم عبد الحق صاحب
۱۹۹۷ - محمد شفیع صاحب۔
۱۹۹۸ - محمد اسحاق صاحب۔
۲۰۰۱ - چوہدری برکت اللہ صاحب
۲۰۰۲ - سردار شاہ صاحب
۲۰۰۳ - اللہ دتہ صاحب۔
۲۰۰۶ - عبد الرحمن صاحب
۲۰۰۷ - محمد حسین صاحب۔
۲۰۰۸ - عبد العزیز صاحب۔
۲۰۱۲ - سید محمد رحمت اللہ صاحب
۲۰۱۳ - سید محمود علی صاحب
۲۰۱۵ - میاں عبد الرشید صاحب
۲۰۱۸ - راجہ حکم داد خانصاحب
۲۰۲۸ - سید ہمایوں جاہ صاحب
۲۰۳۳ - محمد اسحاق صاحب۔
۲۰۳۷ - حکیم محمد عبد اللطیف صاحب
۲۰۳۸ - ملک عبد الغنی صاحب
۲۰۴۱ - غلام رسول صاحب
۲۰۴۲ - عنایت اللہ صاحب
۲۰۴۳ - مختار محمود صاحب
۲۰۴۴ - محمد حسین صاحب۔
۲۰۴۵ - کرامت اللہ صاحب
۲۰۵۲ - محمد صادق شاہ صاحب
۲۰۵۵ - حکیم عبد الرحمن صاحب
۲۰۷۶ - عبد الرزاق خانصاحب
۲۰۸۵ - میاں ابراہیم صاحب
۲۰۸۹ - بابو چراغ دین صاحب
۲۰۹۱ - محمد یامین صاحب۔
۲۰۹۲ - میاں غلام حسین صاحب
۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۲۰۹۸ - " احمد الدین صاحب
۲۰۹۹ - " عبد الغنی صاحب۔
۲۱۰۰ - ملک محمد شفیع صاحب
۲۱۰۳ - مہر اللہ دتہ صاحب۔
۲۱۰۵ - حافظ عبد الرحمن صاحب
۲۱۱۱ - محمد عبد اللہ صاحب۔
۲۱۱۲ - چوہدری محمد اسماعیل صاحب
۲۱۱۳ - ماسٹر مہر محمد صاحب۔
۲۱۱۴ - بشیر احمد صاحب۔
۲۱۱۵ - میاں عبد القیوم صاحب
۲۱۱۷ - راجہ محمد اشرف صاحب
۲۱۲۱ - مولوی غوث محمد صاحب
۲۱۲۲ - خواجہ عبد الرشید صاحب
۲۱۳۸ - میاں اللہ دتہ صاحب
۲۱۴۱ - ایس۔ اے ملک صاحب
۲۱۴۲ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۲۱۴۸ - غلام محمد خان صاحب
۲۱۴۹ - ملک محمد یار صاحب۔
۲۱۶۰ - ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب
۲۱۶۱ - سکندر علی صاحب۔
۲۱۶۲ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۲۱۶۶ - شیخ بشیر احمد صاحب
۲۱۶۷ - چوہدری محمد حسین صاحب
۲۱۶۸ - رفیق احمد صاحب۔
۲۱۶۹ - عبد الحی صاحب۔
۲۱۷۱ - حسن محمد صاحب۔
۲۱۷۶ - نور الحق صاحب۔
۲۱۷۸ - گل زمان صاحب۔
۲۱۸۰ - سراج الدین صاحب
۲۱۸۱ - محمد شفیع صاحب۔
۲۱۸۸ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۲۱۹۲ - ہربنس سنگھ صاحب
۲۱۹۳ - شیخ محمد جعفر صاحب
۲۱۹۵ - صالح محمد صاحب۔
۲۲۰۳ - برکت علی صاحب۔

(مینجر الفضل)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۴ر جنوری۔ اخبار نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ وسطی اٹلی کے محاذ پر آٹھویں اور پانچویں فوج کے سپاہیوں کو موسم کی زبردست خرابی اور جرمنوں کی سخت مزاحمت کا سامنا ہو رہا ہے۔ آٹھویں فوج کے سپاہی پسکارا کے شمال میں ساحل کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے تھے۔ کہ بحیرہ ایڈریاٹک کی تند و تیز لہریں اٹھیں اور ان سپاہیوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے گئیں۔ لیکن اگلے دن حفاظت کا سامان کر لیا گیا اور اس کا بدلہ دشمن پر سخت حملہ کر کے لیا گیا۔

نئی دہلی ۱۳ر جنوری۔ آج وائسرائے ہند نے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے سوتی کپڑے۔ اور سوت کی قیمت فروخت مقرر کر دی گئی ہے۔ اگر تاجروں نے اس آرڈیننس میں مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ قیمتیں وصول کیں۔ تو خریداروں کو زائد حصہ واپس لے لینے کا حق حاصل ہوگا۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ مشرق وسطیٰ کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ اٹلی میں جرداروکے گاؤں پر امریکن فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

پشاور ۱۳ر جنوری۔ مسٹر بروڈلنڈن ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خاں کو مندرجہ ذیل امور کی تحقیق کے لئے ہری پور بھیجا گیا ہے۔ (۱) فساد کی اصل وجہ (۲) عوام کا طرز عمل (۳) سول اور پولیس افسروں کی طرف سے کئے گئے انتظامات۔

لاہور ۱۴ر جنوری۔ حکومت پنجاب کرنسی نوٹوں کو کم کرنے کے سلسلے میں ایک زبردست اقدام اختیار کرنے والی ہے۔ حکومت کو توقع ہے۔ کہ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۴ء تک ختم ہونیوالے مالی سال میں ۱۲ کروڑ روپے سے زیادہ کے کرنسی نوٹوں کو بازار سے نکال سکے گی۔ حکومت اس سوال پر بھی غور کر رہی ہے کہ ریونیو معافی سرٹیفکیٹ جاری کرے۔ ان سرٹیفکیٹوں پر سود دیا جائے گا۔ لیکن جنگ کے اختتام کے پیشتر انہیں وصول نہیں کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ جرمنوں اور جاپانیوں کی طرف سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ اتحادیوں نے ایران سے جو وعدے کر رکھے ہیں۔ انہیں پورا کرنے میں کوتاہی کی جا رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ محوریوں کا بیان بالکل غلط ہے۔ روس اور برطانیہ نے فروری ۱۹۴۲ء میں ایران سے وعدہ کیا تھا کہ اس کی آزادی اور علاقوں کی سلامتی پر کوئی آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔ طہران کانفرنس کے موقع پر امریکہ نے بھی ایران کو گارنٹی دے دی تھی۔

کراچی ۱۴ر جنوری۔ یہاں کے تمام پرائس کنٹرول انسپکٹر اب تک تیس لاکھ گز کپڑا برآمد کر کے ضبط کر چکے ہیں جو اگست سے پہلے کا بُنا ہوا مہر کے بغیر تھا۔ اور جس کی اطلاع حکام کو ابھی تک نہیں دی گئی تھی۔

مدراس ۱۳ر جنوری۔ آج مسٹر جسٹس یوگو سوامی آئر نے ایڈیٹر "سنڈے آبزرور" اور پرنٹر و پبلشر کو مقدمہ توہین سے بری کر دیا یہ مقدمہ مسٹر راجگوپال اچار سابق وزیر اعظم مدراس نے اخبار مذکور کے ایک مضمون کی بنا پر دائر کیا تھا۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ایڈیٹر اور پرنٹر کو توہین آمیز بیانات کی اشاعت کی بنا پر بالترتیب ایک ہزار اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا تھا۔

واشنگٹن ۱۴ر جنوری۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے انکشاف کیا ہے کہ جاپان نے مختلف اقوام کے قیدیوں کے تیسرے تبادلہ کو نامنظور کر دیا ہے۔ جاپان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ جب تک اُسے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ امریکہ میں جاپانی قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اُس وقت تک جاپانی تبادلہ نہیں کر سکتے۔ کہا جاتا ہے کہ سپین کے جو نمائندے امریکہ میں موجود ہیں اور جن کے ذمہ جاپانیوں کے مفاد کی حفاظت ہے۔ وہ جاپان کو مطلوبہ معلومات بہم پہنچائیں گے۔

کلکتہ ۱۴ر جنوری۔ حکومت بنگال نے ایک اعلان کے ذریعہ فضائی حملوں کے بعد ٹیلیفون کا استعمال ممنوع قرار دے دیا ہے۔ فضائی حملوں کے بعد پولیس۔ اے آر پی اور دوسری حفاظتی جماعتیں ہی صرف ٹیلیفون کا استعمال کر سکیں گی۔

ماسکو ۱۴ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے موزیر کے رقبہ میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۴ر جنوری۔ ریلوے کے سامنے یہ تجویز ہے کہ عوام کو ریل کے سفر سے باز رکھنے کے لئے ریل کا کرایہ بڑھا دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ "سفر کم کرو" کی پروپیگنڈا مہم ناکام رہی ہے اور ریل گاڑیوں میں کثرت ازدہام کا وہی عالم ہے۔ اس لئے ریلوے مجبوراً اِس سخت اقدام پر غور کر رہی ہے۔

ڈربن ۱۴ر جنوری۔ جولائی ۱۹۴۳ء میں ڈربن کی گوری آبادی میں رہنے کے قصور پر مسٹر پتھر کے خلاف مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چلا تھا۔ جس پر مجسٹریٹ نے اسے چھ مہینے کے بعد عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا چھ مہینے گذرنے کے بعد مسٹر پاتھر کو پھر طلب کیا گیا اور پانچ پونڈ جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ جو ادا کر دیا گیا۔

دہلی ۱۴ر جنوری۔ ہندوستانی فوج کے ایک افسر نے اطلاع دی ہے کہ اراکان کے مورچے پر منچاڈے سے مشرق کو جاپانیوں سے زوردار جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے مگر ہمارے دستے منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔

دہلی ۱۴ر جنوری۔ اس ہفتہ کے شروع میں بنکاک پر جو حملے کئے گئے۔ وہ پیر اور بدھ کی رات کو کئے گئے۔ جاپانیوں نے بیان کیا ہے کہ حملے تین گھنٹے لگاتار رہے۔ اور جہاں بم پھینکے گئے۔ وہاں آگ بھڑک اٹھی۔

لنڈن ۱۴ر جنوری۔ آج کے اتحادی اعلان میں اٹلی کی لڑائی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ پانچویں فوج کے دائیں بازو پر فرانسیسی اور افریقی دستے آگے بڑھتے جا رہے ہیں اور انہوں نے کئی اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے کیسینو کی پہاڑیوں میں جو فوج لڑ رہی ہے۔ اس نے جرداروپر دشمن کے حملہ کو ناکام بنا دیا ہے اور دو میل آگے بڑھ گئی ہے۔ آٹھویں فوج کے مورچے پر نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے دستے اپنے مورچے مضبوط بنا رہے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے اس علاقہ کے میدانوں کو نشانہ بنایا۔ اور کئی ہوائی اڈوں پر بم برسائے۔

لنڈن ۱۴ر جنوری۔ فرانس کے شمال میں ہوائی جہازوں نے حملہ کیا اور پیرس کے قریب ایک ہوائی لڑائی میں انگریزی جہازوں نے دشمن کے چھ جہاز گرا دئے۔

لنڈن ۱۴ر جنوری۔ بحیرہ روم میں سپین کے قریب دشمن کا ایک جنگی جہاز ایک غوطہ خور کشتی

ضروری اطلاع

اِس ہفتہ بھی خطبہ کی بجائے عام پرچہ ہی خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ خطبات مرتب کر لئے گئے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظر ثانی کے بعد جلد شائع ہوں گے۔ (مینجر)